جلد ۶ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۶ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۰۱ء | نمبر ۲۳

مقدمہ ایجیٹیشن
کہانتک تحمل ہو

گورنمنٹ کے ظالم نے رعایا کا ناک مین دم کر دیا تھا اور وہ بیچاری منتظر تھی کہ کمیشن کی بدولت اسکو کچھ ہمدردی ہو رہی تھی۔ وفادار رعایا پر جو ظلم کی علامت تھے جو فرائض ہین انکو انھون نے بخوبی انجام دیا لیکن ظلم بھی ہو گئے جاتے ہین آخر تحمل ہے تو شخص بھی تنگ آجاتا ہے پہلے تو بیچاری گورنمنٹ سے ان مظالم کی داد رسی کے لیے شکایت کرتے رہے اور اسی انتظار مین رہے کہ آخر کسی دن ایسا بھی آجائیگا کہ گورنمنٹ کو صاحب ملال [illegible] آجائیگا۔ مگر جب انتظار کا زمانہ بھی حد سے بڑھ گیا تو آخر کہانتک صبر ہو سکتا تھا مثل مشہور ہے مرتا کیا نہ کرتا تم تنگ آکر وہ فساد کر بیٹھے پولیس نے انکو ڈنڈا دکھا کر سیدھا کرنا چاہا مگر جان سے تنگ آنیوالے کہین ان دھمکیون سے خوف کھاتے ہین۔ وہ اور دم مچا رکھی ہے کہ گورنمنٹ کی آنکھ کھل گئی اور جو سدھار کچھ ورنہ یاد کرینگے۔

طاعون کا منھ کالا

طاعون ملعون نے تو پہلے چلنے کی کسر نہین رکھی تھی اور گنہگار بندون کے معاصی کا عکس بنکر خدا کی پرستش کرنیوالے ایک بندہ کو بھی خاک مین ملا دیا اسکی وجہ سے جو بیت اللہ شریف کا ارادہ کرنیوالے تھے وہ بیچارے پاک دل مسلمان ملک کی سرحد پر ہی لٹ گئے اور وہ بیچارے جو بعض تو اپنی آرزو دل ہی دل مین لیکر سدھارے اور بعض جنہون نے کوشش کی تو ان کے سفر ہی بند ہو رہے ہین اور بعض جو روانہ ہوئے پاک انتظار مین زندگی کے دن کاٹ رہے ہین کہ کربلائے معلی و دیگر مقدس مقامات کی زیارت کا رستہ بھی بند ہو گیا تھا مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ رستہ کھلا پہلے جو سیتھ نے بھی دعا کو قبول کیا اور انکی مراد آرزو دلون کو پھر تازہ عطا کی اب گورنمنٹ نے اجازت دیدی کہ جو لوگ ان مقدس مقامات کی زیارت کا ارادہ رکھتے ہین جا سکینگے ایام مین ہم قبل انتظار نہین ہونا چاہئے صرف اسقدر بتا دینا ضرور ہے کہ سفر مین فی شخص پانچ پانچ سے زیادہ نہون اور دس روز تک انکو قرنطینہ مین رہنا پڑیگا۔ لیجئے جب ہم کربلائے معلی پہنچکے تو بیت اللہ شریف دور ہی کیا ہے

ابتک فیصلہ نہین ہوا

صلح چین کا معاملہ عجب کشاکش مین پڑا ہوا ہے چین تو اب بیقراری سے کہہ رہی ہے کہ تیاریان کر رہا ہے مگر وہ یورپ منت کے جنجال مین پھنسے ہوئے ہین۔ تاوان جنگ کے سوال پر فیصلہ ابتک کوئی صورت پیدا نہین کی ہے۔ انگریز طاقتون نے یہ رائے دی تھی کہ افیون اور چاول کی تجارت پر محصول بڑھایا جاوے تاکہ چین اپنا تاوان وصول کرنے مین کوئی دقت ہو۔ مگر ہماری عالی حوصلہ گورنمنٹ نے اس خود غرضانہ رائے کی سخت مخالفت کی۔ اسلئے کہ آپس کی لڑائی مین غریب تاجرون پر مصارف کا بوجھ ڈالنا سراسر خلاف انصاف ہے۔ اب نہین ہی فکر لگی ہوئی ہے کہ کوئی صورت ایسی نکل آئے جس سے رقم تاوان نکل آئے۔ یہ تجویز چین کے پاس کیا [illegible] ہے جاوین سے یہ وصول کرینگے۔ مگر چونکہ معاملہ ایک شخص کے اختیار مین نہین ہے اور مختلف المزاج سلطنتون کا ایک بات پر متفق ہونا مشکل ہے۔ اس لیئے اس امر کے فیصل ہونے مین بہ قدر تاخیر ہو گئی ہے۔

ذرہ آنکھ کھولکر دیکھیں

متعصب عیسائیوں سے ہمارے مقدس دین اسلام کی روزافزون ترقی نہ دیکھی گئی اور پاک مذہب محمدی نے جو نصف النہار کے مانند چاردانگ عالم میں چمک کر مخالفین اسلام کی آنکھوں میں چکاچوند پیدا کردی تو آپ لگے وہ جھوٹے جھوٹے الزامات سے آتش حسد کو فرو کرنے۔ پھر کھسیانی بلی سے کھمبا نوچنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے لیکن جس دین کا حامی خدا ہے اُس فتنہ پرداز دشمن کے حملوں سے کیا نقصان پہونچ سکتا ہے عیسائی پادری ہمیشہ یہی الزام لگاتے ہیں کہ دین اسلام تلوار کے زور سے شایع ہوا۔ مگر اونکا یہ الزام کہاں تک صحیح ہے وہ اپنی گردن میں منہ ڈال کر اسکا جواب خود دیکھتے ہیں۔ اشاعت عیسائیت کیلئے آجکل جو کوششیں ہو رہی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ دنیا کا ایسا کوئی حصہ نہیں ہے جہاں عیسائیوں کا مشن نہو۔ اور پیروؤں کو طرح طرح کی ترغیبیں دیجاتی ہیں۔ دولت کے خواہشمندوں کو اگر بڑی بڑی تنخواہوں کی امید دلائی جاتی ہے تو لُعبتان فرنگ کی ایک ایک ادا پر سو جان قربان کرنیوالوں کو وصال محبوب سے شادمان کرنے کے سبز باغ دکھائے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی اگر کوئی اس مذہب میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ یا تو ایسا شخص ہوتا ہے کہ جسکے دین و ایمان کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے اور بخیال ہم خرما و ہم ثواب یا در پردہ [illegible] کے دھوکہ میں آکر اونکی غلامی میں داخل ہو جاتا ہے یا وہ شخص جو فلک ستم شعار کے ہاتھوں دنیا بھر کے رنج و آلام کا شکار ہو گیا ہو۔ و فلاکت و کس مپرسی کے دلشکن حملوں سے تنگ آکر بیچارگی کی زندگی بسر کرنیکو [illegible] کسی میں نہ [illegible] گور ہو جانے پر ترجیح دیتا ہو۔ لیکن [illegible] باوجود اونکی لگاتار کوششوں کے [illegible] دیکھیں کہ کسی مذہب یا ملت کا معزز شخص اپنے آبائی

عیسائی بنگیا ہو

اب اسلام کی حالت کیطرف نظر اوٹھا کر دیکھئے اور عیسائیوں کی جان توڑ اور انتھک کوششوں کا مسلمانوں کی بیفکری اور عدم توجہی کیساتھ مقابلہ کیجئے تو یہ بات وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی کہ اس حالت کس مپرسی میں پڑے ہوئے دین کی اسقدر روزافزون ترقی ہو۔ نہ [illegible] والوں کا کوئی ایسا چندہ ہے کہ غریب علما ضروریات دنیوی سے بالکل بیفکر ہو کر اشاعت دین کی کوشش میں اپنی جان لڑادیں۔ نہ علماء اسلام کو باہمی ناچاقی اور خانہ جنگی سے اتنی فرصت کہ گمشدگان راہ ضلالت کو راہ راست پر لاکر وارث انبیا بننے کا فخر حاصل کریں۔ غرضکہ اس دین کا حامی سوائے اوس خداوند برحق کے اور کوئی نہیں جسنے اپنے حبیب کے پاک جسم کو اس ناپاک دنیا سے اوٹھانے کے بعد اس دین کی حمایت کا وعدہ کیا ہے اور واقعات زبان حال سے کہرہے ہیں کہ بیشک اسکا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔ اب اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھنے والے بغض و حسد کے پردے کو آنکھ پر سے اوٹھا کر منظر عالم پر نظر کریں کہ انکے الزامات کی کوئی اصلیت بھی ہے یا نہیں۔ اونکا یہ دعویٰ ہے کہ زور شمشیر سے اسلام کی اشاعت ہوئی ہمیں یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ ابتداء اسلام میں پیغمبر خدا صلعم کا کون حامی تھا۔ اور اگر تلوار کے زور پر ہی اس دین کی اشاعت کا دارومدار ہوتا تو آج تک ہمیں کامیابی کی امید ہو سکتی تھی لیکن اتنا دور کیوں جایئے اس زمانہ میں جب اسلام کی حکومت بالکل محدود ہے اور حکومت کے پنجے نے انکو کچھ ایسا زبردست بنا دیا ہے کہ ہر شخص کی زبانسے نفسی نفسی ہی نکلتا ہے۔ ایسی حالت میں اس مقدس مذہب

اسلام کی روزافزون ترقی

کس تلوار کے زور سے ہوئی۔ افریقہ کا میدان شہسواران اسلام کے شیر دل [illegible] اور عیسائی مشنریوں کی دوا دوی کا جولانگاہ بنا ہوا ہے لیکن یہاں بھی [illegible] اسلام کی وہی [illegible] حالت ہے۔ اگر ہزار عیسائی مشنری ہیں تو ایک آدھ کلمہ گو ہی اللہ میاں کی حمایت کے بھروسہ پر میدان میں کود پڑا ہے۔ اب نتیجہ کو ملاحظہ فرمایئے تو ہر سال خدا کے فضل سے صدہا گمراہ ضلالت کی گھاٹی سے نکلکر ہدایت کے باغ کا مزہ اوڑا رہے ہیں اور اعداء دین اپنی ناکامی پر آٹھ آٹھ آنسو بہا رہے ہیں اور انکی تمام کوششوں پر پانی پھرتے ہوئے دیکھکر انکی [illegible] بھی جواب دے رہی ہیں۔ چنانچہ چند مہینے ہوئے ایک بڑے پادری نے انکی ناکامی پر افسوس کرتے ہوئے منہ پر خجالت کا پردہ ڈالکر آخر یہ کہہ ہی دیا کہ اگر افریقہ میں دین اسلام کی اشاعت اور جاری لگاتار کوششوں کی بے اثری کا یہی حال رہا تو دس برس میں سارا افریقہ مسلمان ہو جائیگا۔ اب بہت سی [illegible] سے مقدس دین اسلام کے وسیع حلقہ میں نہ داخل ہونے والے عیسائی زبان طعن کو دراز کرتے ہیں کہ خداوند اشاعت اس دین کے سچے اور برحق ہونے کی کتنی بڑی دلیل ہے۔ آخر اس دین میں لوگ داخل ہوتے ہیں اور کس غرض سے۔ نہ انہیں مال و زر کے سبز باغ دکھائے جاتے ہیں نہ حسینان مہ جبین کی [illegible] کرنیوالی [illegible] سے انکے دل لبھائے جاتے ہیں۔ بلکہ اس [illegible] دین میں داخل ہونے کے بعد زیادہ عیش و آرام اکثر ایسا منہ موڑتے ہیں کہ کبھی چین سے پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ اس کے متعلق ہم سوائے اسکے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ خداوند گمراہوں کو ہدایت دے۔ اور تعصب کی پٹی انکی آنکھوں پر سے اوتار دے۔

[illegible] ہے رنگ لائیگی

شمشیر قلم کا حملہ

اسمین کوئی شک نہین کہ شیران بیشۂ بلاغت جو کام قلم سے نکال لیتے ہین وہ بڑے بڑے شجاع تلوار سے نہین نکال سکتے۔ اگر تیغ بُرّان کا حملہ ایک شخص کی گردن اڑا سکتا ہے تو فصاحت کے قلم سے نکلا ہوا ایک جملہ تمام دنیا مین کھلبلی مچا سکتا ہے ہزارون بادشاہ اسکی بدولت تخت سلطنت سے اتار دیے گئے صدہا حکومتین اسکے زور سے درہم برہم ہو گئین اگرچہ یہ بات ضرور ہے کہ ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہین جنکی قلم کی کاٹ تمام جہان کو زیر و زبر کر سکے مسٹر کروگر نے جب یہ سمجھا کہ انگریز بہادرون کے آگے ہماری کچھ پیش نہین جا سکتی اور انکی فوج کے بحر مواج کے مقابل مین ہماری مشتے چند فوج کی کوئی حقیقت نہین تو پہلے تو اس غرض سے یورپ کا سفر اختیار کیا کہ جن سلطنتون نے امداد کا سبز باغ دکھا کر ہمین ایسی بہادر سلطنت سے بھڑا دیا اور خود الگ بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہین انکو اپنے وعدے یاد دلائین تو شاید جوش آ جائے اور ایسی ردی حالت مین ہماری امداد پر آمادہ ہو جائین تو کچھ دنون اور شجاعت کے جوہر دکھانے کا موقع مل جائیگا جس وقت ٹرانسوال سے یہ نکلے اسوقت تو خانۂ دل امیدون سے بھرا ہوا تھا اور انہین ہر طرح سے یقین تھا کہ ابتدائے جنگ مین جن سلطنتون نے اسقدر گرمجوشی سے معاونت کے دعوے کیے ہین وہ ہرگز مصیبت کے وقت پیچھے نہ ہٹین گے مگر وہان پہونچکر انکی ساری امیدین خاک مین مل گئین اور تمام آرزوون پر پانی پھر گیا۔ جہان گئے یہی دل شکن جواب ملا کہ ہم اس جھگڑے مین دخل دیکر خواہ مخواہ کا جنجال مول نہین لینا چاہتے۔ ہم باہمی اتحاد مین خلل ڈالکر اپنی سلطنت کو مصیبت کا کیون شکار بنائین اور کسی بیوفا معشوق کی طرح آنکھ پھیر [illegible]

دل مسوس کر رہ گئے

کہ افسوس یہان بھی بدقسمتی نے پیچھا نہ چھوڑا جب بڑی بڑی سلطنتین اپنے وعدہ پر قایم نہین رہین اور وقت پر ہتھیار ڈال دیے تو اس زمانہ مین کسیکے بل پر کودنے سے کوئی نتیجہ پیدا ہونا معلوم۔ غرضکہ اب تک تو امیدون نے انکو سہارا دے رکھا تھا کہ کبھی نہ کبھی کیون نہ کسیکو تو اپنے وعدے کے ایفا کا خیال آ جائیگا اور تمہاری حالت زار پر رحم کھا کر تمہاری پشت و پناہ بنکر میدان مین کود پڑیگا۔ مگر یہان پہونچکر اب ان سے بھی انہے بیوفائی کی اور صاف جواب دیدیا کہ ہم ایسے لوگون مین نہین ہین جنکا جہان بھر مین کوئی غمخوار ہو۔ امیدون کا ساتھ چھوٹتے ہی زمانہ کی بے ثباتی کے خیال نے ان کے دل و دماغ پر قبضہ کیا اور اپنے ساتھ گوشۂ عزلت مین گھسیٹ لیگیا۔ انگریز بہادرون کے مقابلہ مین تلوار کے جوہر تو بہت دکھا چکے ہین لیکن چونکہ اسمین انہین ناکامی ہوئی اسلیے دماغ کی قوت سے شمشیر قلم کی آبداری دکھلانے پر کمر باندھی اب ایک کتاب لکھنا شروع کر دی ہے جس مین ابتدائے جنگ سے اب تک کے تمام مفصل حالات درج ہون گے۔ جنگ کے پیشتر ٹرانسوال کی جو پولیٹکل حالت تھی اور جیسے انگریزی رنگ آمیزیون نے لوگون کی نظرون مین بالکل ذلیل و خوار کر دیا تھا۔ اسپر مدلل بحث کیجائیگی۔ یہ کتاب اسوقت تک پوشیدہ رکھی جائیگی جبتک پورے طور سے امن نہ قایم ہو لیگا اسکی اشاعت سے لوگون مین جو برانگیختگی پیدا ہوگی اس سے ساری دنیا مین تہلکہ پڑ جانیکا اندیشہ ہے۔ اُن سلطنتون کی بھی خوب خبر لیجائیگی جنہون نے پہلے تو امداد کے وعدے دیدیکر ابھارا لیکن جب وقت آیا تو بیوفا انکار کر گئے گویا کچھ جانتے ہی نہ تھے۔

آزادی حد سے بڑھ گئی

مثل مشہور ہے خیر الامور اوسطہا جبتک کوئی چیز ایک محدود درجہ مین پائی جاتی ہے اسوقت تک تو خیر اس سے کوئی ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہین لیکن جب ضرورت سے زیادہ دائرۂ اعتدال سے باہر ہو جاتی ہے تو اسمین ہر طرح کا خطرہ ہے۔ بارش کی کھیتون کے لیے سخت ضرورت ہے اور مینہ کے نہ برسنے کا نام قحط ہے لیکن جب یہ بھی حد سے باہر پانو نکالتی ہے تو اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طغیانی مین تمام کھیت بہہ جاتے ہین۔ اگر کسی شخص کے دل سے اپنے ہی خوا کی نسبت دعا نکلتی ہے تو درازیٔ عمر کی مگر عمر کا بھی حد سے بڑھ جانا وبال جان ہو جاتا ہے اور بڈھے ہمیشہ دست بدعا رہتے ہین کہ اللہ ہمین موت دے۔ آدمی جب بہت طویل القامت ہو جاتا ہے تو لوگ اسپر طرح طرح کی پھبتیان چاہتے ہین۔ غرضکہ کوئی بات ایسی نہین ہے جسمین اعتدال سے بڑھ جانا مضر نہ ثابت ہوتا ہو۔ برٹش سلطنت مین ہر قوم کو جو آزادی حاصل ہے وہ تو ہے ہی مگر خاص گوری چمڑی والون کو جو آزادی نصیب ہے وہ خوف ہے کہ کسیدن حکومت کے حق مین بہت برا رنگ لائیگی غضب ہے کہ [illegible] پھر خاص لندن مین ہماری بہادر گورنمنٹ کے دشمن ڈچون کی طرفداری مین جلسے ہون اور گورنمنٹ اونسے کوئی بازپرس بھی نہ کرے مسٹر کروگر نے بڑی غلطی کی جو طلب امداد کے لیے سارے یورپ کی خاک چھان ماری اگر انگلنڈ والون سے عرض حال کرتے تو یہان بہت سے ایسے خدا کے بندے نکل آتے جو جس برتن مین کھائین اسی مین سوراخ کرنے مین ذرا بھی پیش و پس نہ کرتے۔ یہ ساری دنیا حضرت آزادی کی بدولت پھیلائی ہوئی ہے اگر یہ لوگ ایسے بے لگام نہ چھوڑ دیے جاتے تو نہین ہرگز

اتفاق چیز ہی ایسی ہے

اتفاق کی جتنی خوبیان بیان کیجائین کم ہین - دیکھئے تو یہ ایک مختصر سا لفظ ہے مگر اسکے فوائد کی شرح بڑے سے بڑے دفتر مین بھی نہین ہو سکتی - مگر اے جناب کو اس سے تو اسوقت بحث نہین کیونکہ ہمارے دیسی بھائیون نے یہ سبق ہی نہین پڑھا ہے کہ وہ کوئی اچھی بات سنکر تسلیم کرین یا اوس سے کوئی نفع حاصل کر سکین - خیر وہ مانین یا نہ مانین - مگر اتفاق ضرور ایسی چیز ہے کہ جس کام مین ہوگا ضرور کچھ نہ کچھ نفع بخشیگا جس قوم مین اتفاق ہوگا وہ بہت باتون مین اُن قومون سے جن مین کے دن خانہ جنگیان ہوتی رہتی ہین ممتاز ہوگی - جہان اسکے بے انتہا فائدے ہین - وہان یہ بھی ضرور ہے کہ اگر کسی ایسے کام مین کوئی جماعت اتفاق کرے جسکی بنیاد محض جہل اور نادانی ہو وہان یہ اتفاق نقصان بھی ضرور پہونچا دیتا ہے - اور یہ نقصان بھی ویسا ہی پہونچاتا ہے جیسا کہ اچھے کامون مین نفع - اسکی اگرچہ یون تو بہت سی نظیرین ہم پہونچ سکتی ہین - مگر فی الحال کلکتہ مین چھکڑا ہانکنے والون نے کچھ ایسا اتفاق کیا کہ آپکی تو یہ سان لوگون نے باہم مشورہ کرکے تمام گاڑیان دفعۃً بند کر دین - اب فرمائیے کہ کلکتہ کا شہر جہان ہزار دن حمال گاڑیون کی ضرورت - ایسی جگہ جب بالکل گاڑیان بند ہو جائین تو کیا کچھ مصیبت کا سامنا نہو جائیگا - جب سے گاڑی والون نے یہ اندھیر مچا رکھا ہے کلکتہ مین عجب چاچرکری مچی ہوئی ہے - اہل تجارت بڑے بڑے سیٹھ سوداگر غریب لوگ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر گاڑی کا رستہ دیکھ رہے ہین - مگر توبہ گاڑی کا آج پتہ ہے نہ کل - اب سیٹھ جی بیچارے اپنی تو نداد ٹھائین یا تجارتی اسباب اسٹیشن تک پہنچائین گاڑی تو بند ہے حمالون کے دماغ ساتوین آسمان پر پہنچے سیٹھ جی ہین کہ قلی کی خوشامدین کر رہے ہین - قلی صاحب کا

مزاج ہی نہین ملتا

کوئی بیچارے ضرورت کے مارے قلی کر قلی راجہ قلی باوا کہتے پکارتے ہانپتے جاتے ہین - مگر بھلا قلی راجہ ایسے موقعہ کا ہیکو سننے لگے تھے اور قلی بھی بیچارے کیا کرین - آخر آدمی کہان تک بوجھ اوٹھائیگا - اگر یون ہی کام نکل جاتا تو پھر گاڑی یا بیلون کی کیا ضرورت تھی - ایسا ہی اتفاق آدمی کو فائدے کے بدلے نقصان پہونچا دیتا ہے - اب دیکھئے انکے گاڑیان بند کرنے سے کتنا بڑا نقصان ہو رہا ہے - وہ تو الگ ہاتھ پر ہاتھ دھرے ہوئے بیٹھے ہین - سیٹھ جی کی الگ تو نہ شریف پچکی جاتی ہے - قلی بیچارے الگ بوجھ کے مارے مرے جاتے ہین اور پھر کچھ بن نہین پڑتا - اب یہ کہئے کہ یہ بات کا تبنگڑ اٹھایا کیون اور یہ جھگڑا ہوا کس بات پر - کچھ بھی نہین - صرف اونکی غلطی اور کچھ نہین - بیٹھے بیٹھے سبھون نے اتفاق کر لیا اور اتفاق کرکے دفعۃً گاڑیان جوتنی موقوف کر دین ہر چند سمجھایا مگر یار لوگون نے کسیکی ایک نہ سنی ان کے اتفاق نے ماتو غضب ڈھایا - نوبت بانیجا رسید کہ حضور پولیس کمشنر کلکتہ سے فریاد کی گئی - اونہون نے تمام چودھریون کو بلوایا اور صحیح کیفیت دریافت کی - کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے - گاڑی والون نے یہ کیا اندھیر مچا رکھا ہے - جب بہت پوچھا گیا تو چودھری نے تین سبب اوس کے بیان کئے اول تو یہ کہ میونسپل مجسٹریٹ اور آنریری مجسٹریٹ اونکی اور لنگڑے جانور بتلا بتلا کر اونکو جرمانہ کی سخت سزائین اوٹھا دھند دیا کرتے ہین - یہان تک کہ بعض بعض کو سو سو پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کا بھگتنا پڑا - اور صرف یہی نہین بلکہ اس بات پر بھی میونسپل خزانہ کا منہ بھرنا پڑا ہے کہ احاطون کو (جہان بیل بندھتے ہین) صاف نہین رکھتے - اب آپ ہی

انصاف فرمائیے

کہ ہم ایسی زیادتیون یا ایسے بڑے نقصانون کو کسطرح گوارا کر سکتے ہین - دوسری شکایت انجمن ہمدردی حیوانات کی ہے - کہ یہ آئے دن پیچھے پڑی رہتی ہے - واہ اچھی ہمدردی ہے جب دیکھئے تب بلائے ناگہانی کی طرح جانورون کے سر پر موجود جہان ذرا کسی جانور کو سست پایا - اور دخل معقولات کا اونچا لگایا - اور چالان کر دیا - اسمین تمام دن عدالت کے سوال و جواب ہی مین گذر گیا مزدوری بھی گئی - تمام دن کا ہرج ہوا - بیلون کا خرچ سر پر پڑا - پھر اسی پر صبر نہین - بلکہ وہ لوگ ہمارے جانورون کو بجبر دھکڑ کر ویٹرنری ہسپتال مین لیجاتے ہین - اور وہان مانا علاج کرتے ہین - جب انکے نزدیک اچھا ہو جاتا ہے تب وہ جانور کو چھوڑتے ہین - ہم تو ادھر اپنے ہرجا کر رو رہے ہین کہ بیل ہسپتال مین ہین گاڑی کیسے جوتین - جانور کے اچھے ہوتے ہی وہ اپنے علاج کی اجرت لینے کو آن ڈٹتے - پھر اجرت کی بھی اتنی رقم مانگتے ہین کہ جس مین ہم نیا جانور مول لے سکتے ہین - پھر فرمائیے گاڑی رکھنے سے ہمین کونسا فائدہ ہوا - ان دو بلاؤن سے رہائی ہوئی تو پولیس کے ڈھنگ مین آئے - پولیس زبردستی خیالی الزام پر ہمارے جانورون کو پکڑ کر ہم گھنٹہ تک بند کر دیتی ہے - اب فرمائیے ہم کمائین کیا اور کھائین کیا - پولیس کمشنر صاحب نے اون کو بہت کچھ تشفی دی اور فرمایا کہ ہم ان سب باتون کی بہت اچھی طرح سے تحقیقات کرینگے اور ان زیادتیون کا بہت معقول انتظام کر دین گے - مگر ایک نہین ہزار نہین - گاڑی والون نے حضور کمشنر صاحب کی بھی نہ سنی اور سنا گیا ہے کہ ہنوز اسیطرح کاروبار بند ہے اگر فی الواقع ایسا ہی ہے تو ستم ہی ہو جائیگا - اب مناسب تو یہ ہے کہ حضور کمشنر کو دو

ٹرانسوالی جھگڑا

کمبخت فوج خدا جانے کس زہر کے بجھائے ہوئے ہیں کہ اپنی شرارت سے باز آنیکا نام ہی نہیں لیتے ان کی تو بالکل وہی مثل ہے کہ جان جائیگی کس خرابی سے ہاتھ اوٹھیگا نہ پر رکابی سے ہو وقوع تو یہ اس شرارت کی بھی کوئی حد ہے۔ کچھ بھی غیرت ہوتی تو چلو بھر پانی میں ڈوب مرتے مگر انکی تو وہی مثل ہے کہ کان کٹے مبارک۔ ناک کٹی سلامت۔ مرتے جاتے ہیں مگر اپنی بیجا حرکتوں سے باز نہیں آتے بچا سعدی کہہ گئے ہیں کہ ؎ نکوئی با بدان کردن چنان است ؎ کہ بد کردن بجائے نیکمردان ؎ لہذا شروع شروع میں ہماری گورنمنٹ عالیہ نے رعایت کیا کی کہ بس یہ کمبخت تو جان ہی کو لگ گئے۔ بارے دیر بعد کو اچھی طرح سے گوشمالی کردیگئی۔ بہت سے قید کر لیے گئے۔ بہت اجل کی گولی کا نشانہ بنائے گئے۔ مگر ایک ہیں ہزار نہیں۔ کتے کی دم ہے کہ بارہ اور بارہ چوبیس برس نلکی میں رکھا مگر جب نکالی تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی آدمی کا ہیکو کچھوے کی ڈھال ہیں کہ تیر اثر کرتا نہ تلوار۔ انکی جگہ اگر کوئی بڑی سے بڑی سلطنت بھی ہوتی تو ہمارے بہادر فوجیکا لوہا مان گئی ہوتی۔ مگر انکے کان پر جوں بھی نہیں چلتی بقول شخصے کہ وہی دھوتی وہی ساری جو آگے تھی سو اب بھی ہے ؎

اب اگرچہ کچھ دم درود باقی نہیں ہے مگر خم ٹھونکتے ہوئے نکلے پھرتے ہیں۔ جان بیچنے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ ابھی تک بھی جیسے راگ الاپ رہے ہیں کہ ہائے ہماری جان جائے مگر آن نجائے۔ اس جنون کا بھی کچھ ٹھکانا ہے کہ آن رکھنے چلے ہیں ترکیکے ساتھ۔ ہماری بہادر گورنمنٹ کیساتھ ہیں جو اب انہیں سمجھ آتا ہے

ایسے کا یہی انجام ہوتا ہے

فوج تو اپنے دل میں خوش ہوتے ہونگے کہ ہم نے اتنی بڑی سلطنت کو ناکون چنے چبوادیے۔ تمام دنیا میں دھوم مچادی کہ ہم ایسے ہیں جیسے ہم ٹیل پیسے مگر یہ خبر ہی نہیں کہ زہر کھانے کو گھر میں پائی بھی نرہی ہوگی۔ یہ سارا ٹھاٹ واٹ دیکھنے کا ہی ہے کیونکہ ہماری منجلی فوج نے ایسی نزروتی خبر لی ہے کہ سارے فوج کا غذکے پیٹ باز ہو کر بیٹھے ہیں نہ ہاتھ اوٹھانیکی سکت۔ نہ میدان جنگ سے بھاگی جانیکی طاقت۔ ہائے تیری دم میں جہالت کا گند۔ باوجود ان تمام ہارون کے وہی مرغی کی ایک ہی ٹانگ کہے جاتے ہیں۔ سزا پر سزا ملی جاتی ہے مگر شرارت سے باز نہیں آتے۔ غضب خدا کا لارڈ کچنر نے ۱۷ جون کو جو رپورٹ بھیجا اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۱۱ جون کو ڈلبرگ کے جنوب میں ۲۰ میل پر ایک قومی فوج نے ۵۰ وکٹورین سپاہیوں کے ایک کیمپ پر حملہ کیا اور چالاکی کی کہ پہلے تو بہت ہی آہستہ آہستہ کیمپ کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ جب بالکل قریب آگئے تو فیر کرنا شروع کردیا۔ بھلا یہ بھی کوئی انسانیت کی حرکت تھی آخر نوبت بایں رسید کہ ہمارے ۲ افسر اور ۱۶ سپاہی مقتول اور ۴ افسر اور ۴۲ سپاہی مجروح ہوئے۔ بھلا اسے انہیں کیا حاصل ہوا۔ اور طرفہ کہ اسی پر اکتفا نکی بلکہ ہماری دو توپیں بھی شیر مادر سمجھکر ڈکار گئے۔ وہ تو بسم اللہ نے بڑی خیر کی۔ کہ اس لڑائی میں ۸ افسر اور ۱۰۰ سپاہی بچ کر کہ سوا سب کمبخت ڈچون کے ہاتھ گرفتار ہوگئے تھے مگر وہ میں سب چھوڑ دیے گئے۔ بھلا اس بہادری کا بھی کچھ ٹھکانا ہے۔ اب اگر غور سے ملاحظہ فرمایئے تو ٹرانسوالی جھگڑے کے تمام کل پرزے ڈھیلے ہوگئے ہیں مگر کمبخت چیخوں کو ہی ملا جاتا ہے مگر اس سے سوا اسکے کہ کوئی سر پھرا ہو اور کوئی جو تک پڑ جاوے کچھ نہیں ہوسکتا۔

حیات جاوید اسی کو کہتے ہیں

سچ ہے انصاف بھی ایک عجیب نعمت غیر مترقبہ ہے جس بادشاہ میں یہ صفت منجانب اللہ ودیعت رکھی گئی ہو اسکو حیات میں تو خیر جو ناموری اور عزت حاصل ہوتی ہے اور اپنی حکومت کے قیام اور سلطنت کی معموری میں جو کامیابی ہوتی ہے وہ ظاہر ہی ہے لیکن اس جہان فانی سے اوٹھ جانیکے بعد بھی زمانہ اوسے مدتوں تک نہیں بھولتا۔ اور اسکے نام کو دوامی حیات نصیب ہوتی ہے۔ قیصرۂ ہند ملکہ معظمہ نے اپنی سلطنت کو جس ترقی پر پہنچایا۔ اور سارے جہان میں عدل و انصاف کا ڈنکا بجا کر تمام محکومین کے دلوں پر اپنی عظمت و حشمت کا جو سکہ بٹھایا وہ اظہر من الشمس ہے۔ حکومت انگلستان ہی کے عہد سابق کی تاریخ پر نظر دوڑائیے تو پتہ چلیگا کہ مذہبی آزادی وہان بالکل مفقود تھی۔ ہر جگہ ذلت و خواری حاصل کرنے والے یہودی کو تو اپنی جان بچانا مشکل تھی۔ آزادی سے اپنے مذہب کی پابندی کرنا تو درکنار۔ انکی جان ومال کا حفاظت کرنیوالا بھی کوئی نہ تھا لیکن ملکہ معظمہ کے عہد معدلت مہد میں انہی لوگوں نے اسقدر سرخروئی حاصل کی کہ بڑے بڑے سرکاری عہدہ جلیلہ پر ممتاز ہوئے اور انہیں ہر طرح کی مذہبی آزادی نصیب ہوئی۔ بھلا ایسی عدل گستر ملکہ کی یاد اس کے پردۂ دنیا سے اوٹھ جانیکے بعد بھی اس کے انصاف سے فائدہ اٹھانے والوں کے دلوں سے زمانہ کی دست درازی سے کہیں مٹ سکتی ہے۔ جہان دیکھیے اونکی یادگار قائم کرنے کیلئے چندے ہو رہے ہیں۔ اور طرح طرح کی نئی نئی ترکیبیں سوچی جا رہی ہیں۔ رنگون والوں نے یہ تجویز کی ہے کہ ایک عمدہ باغ اس یادگار میں بنایا جائے اور اسکا عجائب خانہ دنیا بھر کے عجائبات سے معمور ہو۔ ترکیب تو بہت اچھی ہے جو کچھ اس یادگار کی بدولت ملکہ معظمہ کی نہ صرف یاد تر و تازہ رہیگا بلکہ لطف دوبالا ہوگا اور قدر بھی دوچند ہوگا۔

معرکہ آرائی

مقدمہ بازی

یکم مئی سے دو تین منٹ پیشتر جسٹس چنچپادر کے اجلاس میں ایک مقدمہ استقرار حق کا جس میں کئی جوڑیاں ایرسٹروں بیرسٹروں اور کئی جوڑیاں وکیلوں سکیلوں کی تھیں بعنوان بڑے میاں مدعی بنام مسماۃ فراخ النسا عرف کشادہ خانم مدعا علیہا پیش ہوا۔ دعویٰ یہ تھا کہ چک مولد الانس کا بلا شرکت غیرے میں مالک ہوں۔ اور خود ہی کاشتکار ہوں۔ کوئی شریک شکمی بھی نہیں رکھتا۔ کاغذات سرکاری میں داخل خارج مدعا علیہا کے نام ہے مگر زمین کا تردد جوت۔ آبپاشی۔ وغیرہ تمام انتظامی اور مالکانہ امور پر میں متصرف اور عامل ہوں۔ اس چک کی زمین بہت خراب اور ناقص ہے۔ اس کے تردد اور جوت میں دانتوں پسینہ آگیا ہے اور بجہد جانفشانی اور عرقریزی کرنا پڑی ہے۔ اور میں نے اپنے خون کو پانی بنا بناکے اسے سینچا ہے۔ مدعا علیہا نے بجز اسکے اور کچھ نہیں کیا ہے کہ مزروعہ زمین میں اگر کھاس وغیرہ بڑھ گئی تو اوسکی صفائی بیٹھے بیٹھے اوس نے کردی۔ مدعا کو کوئی محنت کرنا پڑی نہ مشقت۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے مسمی چودھری کو جسکا پیر اسی زمین سے ہے جسکا میں کاشتکار ہوں اور جو میری ملک ہونا چاہئے وہ اپنی ملک قرار دیئے ہوئے ہے اور اپنی زبردستیوں سے اوس نے مجھے بالکل بے اختیار کر دیا ہے لہذا امیدوار ہوں کہ مسمی چودھری کی نسبت میری ملک کا استقرار فرمایا جائے۔ مدعا علیہا نے بیان تحریری میں نوعیت دعویٰ سے منکر ہے اوسکا بیان ہے کہ میں کسی چک مولد الانس کو نہیں جانتی اور نہ اوسکی مزروعہ و غیر مزروعہ

اوسکی کاشتکاری (جوت) یا داخل خارج کا مجھے علم ہے میں چودھری سے واقف ہوں۔ وہ میری ملک ہے۔ اور اسی دروازہ سے برآمد ہوا ہے جسکا مقدمہ ۸ر اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو طے پا چکا ہے اس میں نہ بڑے میاں مدعی کو کوئی محنت پڑی ہے اور نہ اون سے ہو سکتی تھی اسلئے میں بلا شرکت غیرے اوسکی مالک ہوں۔ پہلی تنقیح عدالت نے یہ مقرر کرنا چاہی کہ آیا کوئی چک مولد الانس جسکا داخل خارج مدعا علیہا کے نام ہو ہے؟ بڑے میاں مدعی کی طرف سے مسٹر ریل چھیل بیرسٹر نے کہا کہ عرضی دعویٰ کسی دیسی وکیل کا لکھا ہوا ہے اور ہندوستانیوں سے ایشیائی خیالات نہیں چھوٹے ہیں۔ مدعا علیہا جس دروازہ کا ذکر اپنے بیان تحریری میں کرتی ہے اوسی دروازہ کو چک سے استعارہ کیا گیا ہے اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے لہذا یہ تنقیح خانہ پر زائد ثابت ہوگی اور عدالت کا قیمتی وقت بیکار جائیگا۔

مرزا وسعت بیگ وکیل فراخ النسا مدعا علیہا نے کہا کہ عرضی دعویٰ بڑے ایچ پیچ سے لکھا گیا ہے اور گویا عدالت کے دھوکا اور مغالطہ دیا گیا ہو مگر تمام مدعی کارروائیاں دوران تحقیقات میں رفتہ رفتہ عدالت کو ظاہر ہوتی رہینگی۔ یہ تاویل بیجا کیجاتی ہے کہ مکان کو چک سے استعارہ کیا گیا ہو۔ اسپر مدعی کا بیرسٹر بہت برہم ہو کے اوٹھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اپنا سلسلۂ کلام شروع کرے کہ عدالت نے اوسے روک دیا۔ اور کہا یہ تاویل بیجا نہیں۔ بیشک ہندوستانی خیالات شاعرانہ پہلو لئے ہوئے ہیں۔ اور مجھے خود ایک اخبار میں اس مقدمہ کی اطلاع پائی تھی جسکے اصلی مطلب و غرض سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ لہذا یہ بحث بحق مدعی فیصل کیجاتی ہے۔ وکیل مدعا علیہا نے دبی زبان سے کہا عدالت کو تحقیقات کے نتیجہ پر حکم دینا چاہیے۔ ممکن ہے ذاتی اطلاع اصلیت کے کسی جزو سے بیخبر ہو۔

اسکے بعد مختلف تنقیح زیر بحث ہوتی رہی۔ بالآخر یہ تنقیح قرار پائی کہ آیا مسمی چودھری مدعی کی ملک ہونا چاہئے یا مدعا علیہا کی؟ ثبوت میں فریقین نے گواہ پیش کئے۔ مدعی کی جانب سے وہی دو گواہ پیش ہوئے جو اگلے مقدمہ میں انکی طرف سے شہادت دے چکے ہیں۔ مرزا وسعت بیگ وکیل فراخ النسا نے ان گواہوں کے بیانات سابقہ کی نقل ہاتھ میں لیکے انسے سوالات شروع کئے۔ گواہوں نے ہر چند چاہا کہ مدعی کا حق رفاقت ادا کریں مگر اپنے بیانوں کے خلاف کیسے کہہ سکتے تھے۔ غرض کہ انکی شہادت انہیں کی طرح کچھ گول مول رہی۔ مدعا علیہا کی جانب سے چار گواہ شیخ سید مغل پٹھان پیش ہوئے۔ جنہوں نے گو مدعا علیہا کے بیان کی تائید کی۔ مگر اوسکے ساتھ ہی اپنی عرقریزیوں کا ذکر بھی کرتے رہے۔ آخر میں مرزا وسعت بیگ نے ایک مفتی صاحب کو شہادت میں پیش کیا۔ جنہوں نے یہ بیان کیا کہ ایک دن میں مدعا علیہا کے مکان کی طرف سے نکلا۔ دروازہ پر چار شخص (یہ وہی تھے جو اسسے قبل شہادت میں پیش ہو چکے تھے) باہم جھگڑ رہے تھے۔ میں قریب گیا۔ وجہ دریافت کی۔ معلوم ہوا۔ کہ مسمی چودھری کی نسبت ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ وہ اوسی کی قوم میں شامل کیا جائیگا۔ میں نے سمجھایا کیوں لڑتے ہو۔ میں اسکا فیصلہ کئے دیتا ہوں۔ اسکو سب لوگ چودھری کہا کریں چاروں قومیں شامل ہو گئیں۔ اس بات کو سب نے منظور کر لیا۔ اور میں چلا گیا۔ جرح میں بیان کیا۔ دروازہ پر بڑے میاں مدعی بھی تھے میں نے انسے کہا تھا۔ تم انکا فیصلہ کیوں نہیں کر دیتے۔ انہوں نے جواب دیا۔ یہاں ایسے سیکڑوں آتے ہیں میں کس کس کا فیصلہ کروں گا۔ میں نے انسے کہا تھا تم کیا کام کرتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا مجھے عدالت نے دروازہ پر بیٹھے بیٹھے آنے جانے والوں کا شمار کرنیکا حکم دیا ہے

تعمیل کرتا ہون -

شہادت بند ہوئی - بحث شروع کیگئی - بیرسٹر مسٹر بل ٹجیل نے کہا بڑے میان مدعی کے - یہ مقدمہ بہت صاف ہے عدالت کو بہت تہوڑی غور کی ضرورت ہوگی - جس دروازہ سے مسمی چودہری برآمد ہوا ہے اصل مین اوس دروازہ کا تعلق یا مدعی سے ہے یا مدعاعلیہا سے کسی تیسرے شخص کو باضابطہ اوسمین کوئی حق نہین - گو عدالت کے حکم سے سیکڑون آدمیون کی آمد و رفت رہی مگر یہ مان لینا پڑیگا کہ مسمی چودہری صرف کسی ایک کے جانب سے آیا ہے اوس ایک شخص کا نام نہین کیا جاتا گو وہ بضابطہ ہے کیون نہو - حالانکہ اوس کے مقابلہ مین مدعی کا حق رجح تہا - ثبوت مین جو گواہ پیش کئے جاتے ہین جن مین سے ہر ایک بجائے خود مدعی ہے گواہ نمبر ۵ نے ان کے جہگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے چارون کا حق قایم رکہا اور متنازعہ شخص کا نام چودہری رکہہ دیا - انکو اس تحقیق سے کچہہ بحث نہ تہی کہ اصلیت کیا ہے اور نہ اوس نے ایسی تحقیق کی - اوسے مدعی اوسوقت بہی دروازہ پر بیٹہا ملا مدعی نے اوس سے اوسی وقت کہا تہا کہ مین حسب حکم عدالت بیٹہا رہتا ہون اور آیندہ و روند کا شمار کیا کرتا ہون وہ یہی بیان کرتا ہے مدعی نے اوس سے کہا کہ سیکڑون آتے جاتے رہتے ہین" عدالت نے ۱۴ اپریل سنہ ۹ء کو مدعی کو یہ حکمدیا تہا کہ اوسوقت تک وہ دروازہ پر بیٹہا رہا آنے جانیوالون کا شمار کیا کرے جب تک دروازہ اوس کے جانے کے لایق خوب کشادہ نہ ہو جائے - یہ ظاہر ہے کہ دروازہ ایسا کشادہ ہوگیا کہ اوس مین سے مسمی چودہری بآسانی نکل سکا اور اسے مناسبت سے مسماۃ چہوٹی بی کا نام فراخ النسا عرف کشادہ خانم مشہور ہوگیا لہذا ماننا پڑیگا کہ مدعی اب اس مین جا سکتا ہے - ممکن ہے کہ وقتاً فوقتاً بطور آزمائش مدعی نے اس مین جانے کا قصد کیا ہو جیسا کہ مدعی کے گواہون سے ثابت ہے اور مسمی چودہری مدعی ہی کے جانے کا ظہور ہو لہذا مسمی چودہری پر مدعی کے مالک کا استقرار ہونا چاہئے۔

مرزا وسعت بیگ وکیل فراخ النسا عرف کشادہ خانم مدعاعلیہا نے کہا مجہے بہت کم عرض کرنا ہے - مقدمہ کی اصلیت تو عدالت پر ظاہر ہی ہے - اب غور طلب یہ امر ہے کہ گواہ نمبر ۵ نے مدعی کا دروازہ پر موجود ہونا اور اوس سے یہ معلوم کرنا کہ وہ دروازہ ہی پر بیٹہا ہوا آنے جانیوالون کا حسب ہدایت عدالت شمار کیا کرتا ہے بیان کیا ہے اس سے یہ مطلب نہین ہو سکتا کہ مدعی بہی کبہی گیا ہے مسماۃ چہوٹی بی کا نام فراخ النسا اوسوقت سے مشہور ہوا ہے جب مسمی چودہری دروازہ سے نکل چکا ہے لہذا یہ ماننا پڑیگا کہ دروازہ اوسوقت کشادہ ہوا ہے جب چودہری اوس مین سے نکلا ہے - اور جب اوس سے قبل بڑے میان اوسمین جا نہین سکتے تہے تو پہراون کا کیا اجارہ ہے لہذا دعوی خارج ہونا چاہئے -

عدالت نے تجویز کیا تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس دروازہ مین ۱۴ اپریل سنہ ۹ء کے بعد سے کثرت سے آمد و رفت رہی جب بے گنتی سیکڑون ہزارون آدمی آئے گئے تو ضرور ان لوگون مین کوئی پتلا ہوگا کوئی موٹا ہوگا کوئی لانبا ہوگا کوئی چہوٹا ہوگا کیونکہ "خدا پنج انگشت یکسان نکرد" لہذا ایسے سیکڑون آدمیون کی آمد و رفت سے دروازہ تو کیا اوسکی چولین بہی ڈہیلی ہوگئی ہونگی اور ضرور وہ اوسیوقت مدعی کے جانے کے لایق ہوگیا ہوگا لیکن چونکہ اوسوقت مدعی کا جانا ثابت نہین ہوتا اور وکیل مدعی بہی اس امر مین ماضی احتمالی کا استعمال کرتا ہے اسلئے دعوی مدعی خارج کیا جاتا ہے خرچہ فریقین ذمہ فریقین -

---

یک پیری و صد عیب

ناشاد

آیا ہون پاس آپکے لیکر سوال دو
امید ہے کہ آپ ہی مطلب نکال دو

مائی ڈیر مسٹر پنچ بہادر ہوت - گڈ مورننگ - یہہ اوپر والا شعر تو حضور نے سن لیا ہوگا - ہان میان مثل ارنق سُن تو لیا - مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ سوال کون سے ہین - اور سوال ایک ہی نہین - دو - دو - اور یہ بہی نہین معلوم - کہ سوال تلو تلو من کا ہے - یا اوس سے بہی زیادہ - ابہی اتنے وزن دار تو نہین ہین - مگر ہان یہ بات ضرور ہے - بہرکارے کہ ہمت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد - اگر ہمت مردانہ سے کام لیا جاوے - تو فوراً عقدۂ لانیحل کا سینہ تدبیر سے چاک کر ڈالو - اچہا بہائی آگے وہ کون سے سوال ہین - سنیئے حضور آپ کی بیقرار طبیعت کو سات سوکی زنجیر مین جکڑ کر ایسی جیسی چار دیواری مین مقفل کر دیجئے - اور اپنے دونون گوش مبارک کو فونوگراف کی نلی کے موافق میری طرف پہیکدو - اور پہر کو مین سے لیجئے عرض - یہ ہے - کہ آجکل ہمارے شہر بمبئی مین محتاج لاوارثون نے ایک دم مرنے پر کمر باندہ لی ہے اور روز جہنون سے مر ہی جاتے ہین - مگر مشکل یہ ہے کہ جس جگہ پر وہ مرتے ہین - وہان سے گھنٹہ تک ہلتے ہی نہین - ابہی وہ مین کیا - کوئی اوٹہانیوالا ہی نہین - کیون جی لاوارث میتون

اوٹھا نیوالے تو بیت ہین - خاص الخاص ایک انجمن موجود ہے - جہان اونہون نے خبر پائی اور جھٹ آپہونچے - اور جھٹ پٹ اوس میت کو دوسرے جہان مین لپیٹ لپاٹ کر پہونچا دیا - اجی جانے دیجئے - وہ بھی بیچارے کتنی میتین اوٹھائین - آخر تھک گئے ہون گے - یا اون کے ذمہ ثواب زیادہ ہوگیا ہوگا - تو اور ونکو ثواب مین شامل کرنے کی غرض سے پس و پیش کرنے ہون گے - خیر کچھ بھی ہو میرا منشا یہ ہے - کہ جس محلہ مین جس غریب محتاج نے حضرت عزرائیل سے مصافحہ کیا کہ اوسی محلہ والے مل جل کر اول منزل پر پہنچا دیوین - تو ٹھیک - ورنہ ان لاوارث میتون کی بے توقیری کا نتیجہ کیا ہوگا - یہ نہین معلوم - الخ - خاص حجاج ریلوے کی معاونت بذریعہ چندہ کیجا دے - کیونکہ اوس خدائے پاک نے اپنے بندون کو خزانہ ثواب سے مالا مال کر دینے کا - اور ہمدرد اسلام کے خطاب سے مخاطب کرنے کا بہت ہی ٹھیک موقع دیا ہے اب اس موقع پر اوس دولت بے پایان کے حاصل کرنے مین کچھ پس و پیش کرین - تو ہم جیسا کوئی بدنصیب روئے زمین پر نظر نہ آئیگا - و سکتا ہے - غیر قومون مین اگر کوئی ایسا موقع آجاتا ہے - تو کس تعجیل سے اور کس خوشی سے چندہ ادا کر کے سرخرو ہو جاتے ہین - افسوس ہے ہمارے بھائیون پر کہ اس چندہ کے بارہ مین کیسی بے پرواہی سے پیش آتے ہین - ہان یہ بھی اعتراض ہو سکتا ہے مسلمانون کی نازک حالت ہے - اور بازار افلاس گرم ہے - اسواسطے پوری مدد نہین کر سکتے - تو اس تدبیر سے کیون نہین چندہ دے سکتے دہلی مین جتنے مساجد ہین - خواہ چھوٹے خواہ بڑے ضرور اوس کی متعلق کوئی نہ کوئی ذریعہ آمدنی کا ہے - بلکہ آمدنی خرچ سے بہت بڑھی

ہوئی ہے - اور یون ہی بے فائدہ - روپیہ پڑا رہتا ہے - اور فضول خرچ مین تباہ ہوتا ہے - اس سے تو مین یہ مناسب سمجھتا ہون - کہ اوسی آمدنی سے تمام متولیان مساجد حجاج ریلوے کی اعانت پر کمر ہمت باندھین - تو کچھ بڑی بات نہین ہے - اور ہوا داران اسلام کو خلیفۃ الاسلام کی نیک نظرون مین سچا ہمدرد اسلام کر دکھا دین - امید ہے کہ ہمارے دریا دل متولیان مساجد اس کار خیر سے روگردانی نفرما وینگے - اور اس تدبیر کو از روئے خوشی منظور کرین گے - اور تعداد چندہ حجاج ریلوے کی اعلے درجہ پر دکھلائین گے - یہ دو سوال تھے - ہان صاحب سوال تو ٹھیک ہین - مگر مین سوچ سمجھ کر جواب دونگا - اچھا تو انجانب پھر نیاز حاصل کرین گے -
آداب عرض -

جواب نیک سلے اس سوال کے بدلے

ایل - اے - قاری ازکی

ایسی طبیعت میری مائل کبھی پہلے تو نہ تھی

اے پیارے ناظرین پنچہادر - ایک اہم معاملہ فیصلہ کے لئے زیر نظر ہے اوس مین بلا رعایت عام اس سے کہ وہ موافق ہو یا خلاف آزادانہ بحث و مباحثے کی ضرورت ہے -

انسان جو قدرت کا طرف سے "اشرف المخلوقات" کا لقب لیکر صفحہ ہستی مین نمودار ہوا - کسواسطے اسیواسطے نہ کہ وہ بڑی سے بڑی اور اہم سے اہم معاملات کا مردانہ طور پر مقابلہ کرے -

مگر یہ بات تو علی العموم ہر فرد انسان مین نہین پائی جاتی - قوی الجثہ و ضعیف الجثہ دونون اس معاملہ مین ہم پلہ ہین - چاہے اور تدابیر مین ان کی عملی کارروائی دخل پا سکتی ہو اور وہ اس کے سبب سے مفر پا سکتے ہون مگر تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر نہین چلتا تو ایک حضرت عشق کے سبب سے - اور کیونکر چلے اگر لفظا بالتفہیم روز دیکھا جاوے - تاہم نمبر بڑھا ہوا اور اگر مثلاً نرگس خوبی کا لفظ ہے اور جس کی وجہ سے شہرہ آفاق ہے - اور مزید برآن "حضرت" کا لفظ ساتھ ساتھ چلتا ہے - عشق جو تین مختلف حروف - ع ش - ق سے بنا ہے اور چاہیے ہر حرف مین ایک قسم کی قوت رکھتا ہے تو کیونکر اس کی قوت اس صورت مین زیادہ قوی نہ تصور کیجاوے - جبکہ وہ ان تمام قوتون کا ایک مجموعہ ہے - ع اکیلا کئی قسم کے معنی رکھتا ہے - ع - بہ معنے ناف نسترن - عین - بہ معنے عربی آنکھ - ع مخفف ہے عالی کا - ش بمعنے لغوی مرد و دندہ - بمعنے عربی شجاعت - ش بمعنے شاکر ہے - بمعنے شاد ق بہ معنی لغوی مرد مستغنی ایک ایسا لفظ ہے جو سب پر حاوی ہے - مزید ان کے قلب مین دل مین دماغ مین ہر ہر اعضاء مین اپنا قبضہ کلی طور پر کر لیتا ہے - مگر یہ بات عوام الناس مین بہت پائی جاتی اور اگر بفرض محال پائی جاتی ہے تو وہ محبت ہے جس کو عشق کے نام سے تعبیر کرتے ہین - بیچ مین ایک ایسی کشش اس مین دیدی ہے کہ اس کا وجود برسون یا مہینون یا کچھ دنون کی محنت سے نہین ہوتا بلکہ فوراً چشم زدن مین اور ہر نگاہ کا چار ہونا تھا کہ ادھر ہوگا - اور ایک بہت بڑی لطف کی بات یہ ہے اوس نے یہ بھی پیدا کر دی ہے کہ دوسرے طرف سے کشش اور گرفتہ شخص کی طرف سے رغبت اپنے اپنے درجہ کے موافق زیادہ ہوتی جاتی ہے - سنتے ہین

آیا ہے کہ ضرور دوسری کے دل میں بھی کچھ نہ کچھ قلبی اثر پڑتا ہے مگر یہ بات کسی حد یقین تک نہیں پہونچی اگر ایسا ہوتا تو وہ بیچارہ شامت کا مارا جو اوسکا کشتہ ہوگیا ہے کیوں ہائے ہائے راستے کے نارہ بلند کرتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ از راہ تمسخر یا بناوٹ ایسا کرتا ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں یہ ایک ایسا نیچرل اثر ہے کہ انسان کی فیلنگ سے تجاوز کرکے اس حد و نوبت تک پہونچا دیتا ہے اگر دونوں طرف سے محض رغبت بالذات رہیں تو وہ عشق نہ رہتا۔ اسواسطے اشتیاق و رغبت اوسی وقت زیادہ ہوتا ہے جبکہ وہ چیز جس کے ہم طالب ہیں ہم کو ایک آسان اور سہل طریقہ سے نہ مل سکے بلکہ اوسکے ملنے میں کچھ مدت تجاوز کرے اور طرح طرح کی دقتیں پیش آویں اور ایسی پائی ہوئی چیز زیادہ تر قابل لحاظ و غور ہوتی و ہر لحظہ ہوتی ہے۔ انسان جبتک کہ اسمیں قدم نہیں رکھتا۔ اوس کو ان باتوں سے حظ (جو کسی عنوان پر خطاوار نہیں کہا جاسکتا ہے اسواسطے کہ اوس کی محبت پاک و بے لوث ہے) نہیں حاصل ہوسکتا۔ وہ لوگ جو کبھی ان مصیبت زدہ بیچاروں پر ہنستے تھے اب معلوم ہوگیا کہ ان کی بھی آنکھ لگی جبکہ وہ کسی نازنین کے شیدا ہو چکے ہیں۔ حقیقت امر یہ ہے کہ ایک کمسنی (اور اسپر الھڑ پن) بوٹا سا قد۔ سراپا خوبی کا ننھا منا جسم والے جس کو صناع ازل نے اپنی خاص دستکاری سے اپنی قدرت کا اظہار کرنے کے لئے بھیجا ہو دیکھکر کس طرح سے اپنا دل قابو میں رہے اور کیونکر نہ بے ساختہ آہ نکل جائے سارے اطبا حاذق اگر ایک طرف ہوجاویں مگر اس کے سامنے کسی کی کچھ نہیں چلتی۔ یہ تو ہر وقت و ہر لحظہ انسان کی مد سے مختلف قسم کے اور مختلف صورت و شکل کے لوگ گذرتے ہیں مگر جس کا شیدا جس کا وہ دلدادہ و فریفتہ ہوتا ہے وہ دوسرا ہے اگر صورت شفا ممکن ہے تو محض اوسیکی تسکین سے۔ اگر زندگی کی امید ہے تو اوسیکی آس سے پر۔ پس ایک ایسا شخص جس میں ان عمدگیوں کے علاوہ جو دل کو موہ لینے والی ہیں اس قسم کی بھی عمدہ عادتیں ہوں تو وہ بلاشک فرشتہ صفت کہا جاسکتا ہے۔ سچ تو یوں ہے کہ انہیں کا حصہ ہے۔ انہیں کا حق ہے اور انہیں سے یہ ہو سکتا ہے کہ دوسرے کو اپنا جمال جہاں آرا دکھلا جب دیکھا کہ وہ بلا کسی قسم کی رد و رعایت کامل طور سے اوس کے قبضہ میں ہوگیا روپوشی اختیار کرلی اور اب وہ بیچارہ مجروح یا کشتہ جو محض ابھی تک اسی حالت میں تھا اب نیم بسمل ہونے کو آیا دیدار جاناں سے محروم ہوکر اپنی زندگی کے ساعت و گھڑیاں شمار کر رہا ہے۔ ایسی حالت نزع میں تو بجز اس کے کہ خداوند حقیقی اپنی الطاف غیبی سے اوس پر خاص عنایت اوس کی صحت کیواسطے مبذول فرماوے تو شاید شفا معلوم ہوسکتی ہے۔ اور ورنہ کسیطرح پر ممکن ہے نہیں اگر ناظرین پنچ بہادر کو کوئی صورت کوئی تدبیر یاد ہو تو اسکے دفعیہ کی کلی طور پر معلوم ہو اور یا شفا کی تو مطلع فرمادیں۔

سید ممتاز حسین فتحپوری

کچھ نہ پوچھیے

اچھے ہو بدزبان ہو یا بدمزاج ہو
جو عیب ہے ہنر ہے طرحدار کیلئے

واللہ ہمارے حسن طبیعت پر مرنے والے ابھی زندہ۔ شوخ چنچل مضامین پر جان دینے والے ابجانب کا دم بھرتے ہیں دن کی نہیں بیٹھے جب قلم اوٹھایا آسمان کو نیچا دکھایا۔ ہوا کو چٹکیوں میں اوڑا رہا ہے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے بوجھے یا نہ بوجھے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ کیا کہہ جاتے ہیں۔ شوخی گھر کی لونڈی کا نام ہے جب دیکھو ہاتھ باندھے سامنے کھڑی ہے۔ ہماری بات بات میں بات نکالتے ہیں اگر کسی کو کلام ہو تو منہ کھولے تیغ زبان کے جوہر دیکھے میدان میں آکے رہے

تمہاری تیغ کا منہ چڑھ کے لے لیا بوسہ
کبھی نہ آپ سے ہم دب کے بانکپن میں رہے

ہا ہا ہا۔ اسوقت قلم ہاتھ سے اور طبیعت قابو سے نکلی جاتی ہے مسٹر عروج بریلوی کے پڑھے ہوئے چند شعر یاد آگئے۔ اُف کس قیامت کے چلبلے شعر ہیں سنئے آپ کی اور آپ کے لاجواب قدر دان سخن اچھے ناظرین تو رہیں آگے مطلب کی بھی کہیں سنیں گے

مرے سامنے کچھ رنگ لائے ہوئے ہیں
کئی دن سے وہ تلملائے ہوئے ہیں
قیامت نہ محشر نہ آشوب عالم
کسی کے یہ فتنے اوٹھائے ہوئے ہیں
مرے دل کو سینے میں چٹکی بہ لیکر
غضب شوخیوں پر وہ آئے ہوئے ہیں
صبا پھول اتراتے کیا رنگ و بو پر
یہ تیرے شگوفے کھلائے ہوئے ہیں
مقابل ہوا ہو نہ آئینہ اون سے
وہ کچھ چوٹ سی دل پہ کھائے ہوئے ہیں

کوئی نہیں

شوخ
الہ آبادی

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

(یہ ایک قسم کا نایاب تیل ہے)

ای شائقین صاحبان - کیا ہی ایک نادر تحفہ آپ کے پیش نظر کرنے میں آیا ہے - جو کہ کئی سال کے تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے - جس کے ایک دفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان ترکیب کنندگان کی داد دینے میں ہرگز توقف نفرماینگے - وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن کے بالون مین لگا دیجئے پانچ منٹ مین اپنے بال بالکل قدرتی سیاہی ہر دیکھ لیجئے - طرفہ تر یہ کہ پندرہ یوم تک پھر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہین رہتی - بال بالکل نرم اور چمکدار رہتے ہین - اگر بلاناغہ پندرہ یوم کے بعد اسکا استعمال کیا جائے تو وہ شخص خلایق کی نظرون مین ہمیشہ جوان معلوم ہوگا - یہ پہچاننے مین نہین آتا کہ آیا یہ قدرتی بال کی سیاہی ہے یا کہ خضاب لگایا ہے - اس کے لگانے مین کسی قسم کی دقت یا کہ جلد پہ حباب پڑ جانیکا خطرہ نہین - چلتے چلتے منھ کی پوشاک بدل لی - مانند وسمہ کے منہ باندھکر دہوپ مین دن بہر نہین لیٹنا پڑتا - اس کی سیاہی سوا ماہ تک بالکل با بہار رہتی ہے - بوقت لگانے کے شیشی کو ہلا دینا چاہئے - چونکہ زیادہ تعریف حد مبالغہ مین داخل ہے اس لئے اسی پر اکتفا ہر سہ - مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید جب ایک دفعہ آپکی آزمائش مین اس خضاب لاجواب کے اوصاف آئینگے تو آپ خود بخود لفظ شاباش کہہ اٹھین گے - بسبب اپنی خوبی کے یہ خضاب ہاتھون ہاتھ اڑ رہا ہے - آپ بھی ایک دفعہ آزمائین اور اپنے دوستون کو بھی اس خضاب کی خوبی سے آگاہ کرین - فی الحال اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اوٹھا سکے - قیمت فی بکس (ڈبہ) محصول ذمہ خریدار - پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا - ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پی ایبل کیجائیگی -

ہر ناظرین کچھ تمین التماس ہے کہ یہ اشتہار براہ نوازش اپنے احباب کی خدمت مین بھی پیش کرین خصوصاً یہ تحفت فوجی افسرون اور عہدہ دارون کیواسطے کیکتی ہے - ہمارے پاس صدہا سارٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہین لیکن عدم گنجائش کے چند صاحبون کے صرف نامی ذیل مین درج کرتے ہین - آپ اپنے اطمینان کیلئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہین -

حکیم مولوی محمد عبدالمجید صاحب فیض دہلوی مالک ایڈیٹر پنچ بمبئی
سید احمد حسن صاحب میجر صوبیدار ہیم پلٹن رجمنٹ نمبر ۱۰۴ بمبئی -
ماسٹر مہر علی صاحب گرنی والے بمبئی -
محمد خانصاحب حوالدار سکنڈ گرینڈیئر بمبئی -
دارو میان صاحب صوبیدار ہیم پلٹن رجمنٹ نمبر ۱۰۴ بمبئی
سید کریم حیدر صاحب محافظ دفتر پولیس راولپنڈی -
محمد یوسف خانصاحب پٹواری جہلم -
سیٹھ ابراہیم صاحب ذکریا بازار بمبئی -

علاوہ اس خضاب کے ہمارے دواخانہ مین ہر قسم کی ادویات موجود ہین جن صاحب کو کسی قسم کی دوائی مطلوب ہو مشتہر سے منگا لین - قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے -

المشتہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نور شاہ ہمدانی - گولی محلہ پوسٹ آفس مانڈوی - بمبئی -

---

چٹکلہ - ممسکون سے کبھی فیض کی امید نہ رکھو

امید فیض منعم ممسک سے ہے عبث
حصہ نہین کسیکا بھی خاندہ کو مال مین

اسلامی دنیا

اعلیحضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین خلد اللہ ملکہ نے حال مین ایک فرمان بدین مضمون صادر فرمایا ہے کہ آیندہ کوئی مسلمان آوارہ پہرنے اور گداگری کرنے نہ پائے - بلکہ جو لوگ واقعی اپاہج - محتاج اور معذور مجبور ہین اون کے نام ایک رجسٹر مین درج کر کے انہین محتاج خانہ مین رکہا جائے - باقی جو جوان اور ہٹے کٹے ہون ان مین سے مردون کو تو بحالہ عامرہ مین یا دیگر کارخانہ جات مین - اور جو عورتین ہون انہین عورتون کے کارخانون مین بہیجدیا جائے اور لڑکون کو ان کارخانجات کے متعلقہ مدارس مین رکہا جائے تاکہ پڑہین بہی اور کام بہی سیکہین -

بصرہ و بغداد کے دوآبہ کو دریائے دجلہ کی طغیانی سے بچانے کے لئے دریا کی گذرگاہ مین جس قدر سکاوٹین تہین وہ صاف کیجا رہی ہین اور کنارے پر مضبوط بند بہی تیار ہو رہے ہین - اور غالباً اسی غرض کے لئے اسمین سے نہرین بہی نکالی جائینگی تاکہ دریا کا پانی نقصان کی بجائے شادابی علاقہ کا موجب ہو -

صوبجات آیدین و ارض روم مین کوئلہ کی جدید کانین دریافت ہوئی ہین بابعالی نے اُن کا اجارہ کسی یورپین شرکت (کمپنی) کو نہین دیا - بلکہ اس امر کا تصفیہ کر دیا ہے کہ آئندہ سرکاری طور پر کام جاری ہوگا - چنانچہ وہان چند ماہران فن انجنیری روانہ بہی کر دئے گئے ہین -

قونیہ کے مسلمانون نے باہم چندہ کر کے ۵۰ ہزار پونڈ (۷ ½ لاکھ روپیہ) کی لاگت سے ماہ اپریل مین ایک عالیشان صنعتی کالج قایم کیا ہے -

حضرت سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ حجاز ریلوے کا کام کرنے والون کے لئے ایک سفری شفاخانہ بہت جلد قایم کیا جائے - جو ہر وقت ان کے ساتھ رہے -

جاسوسون کی رپورٹین

لارڈ کچنر کا ایک رپورٹ مظہر ہے کہ جنرل الیٹ کی فوج نے ۲۰ ماہ حال کو جنرل ڈیویٹ اور اون کی فوج سے مقام ریٹز پر مقابلہ کیا۔ اور ایک سخت جنگ کے بعد ۴۵ ڈچون کو گرفتار کیا اور اون کے سامان رسد کی ۱۷ گاڑیون پر قبضہ کیا۔ ۷ ڈچ مقتول اور تین مجروح ہوئے۔ برٹش فوج کے ۳ افسر اور ۷ سپاہی مجروح ہوئے اور ایک افسر ۴ سپاہی مجروح ہوئے۔ جنرل الیٹ کروونسٹاڈ پہونچے۔

ایک سرکاری تار مظہر ہے کہ مہم سومالی لینڈ یکم ماہ حال کو سومالہ پہونچی راستہ مین ۳۰۰۰ مویشیون پر قبضہ کیا۔ مہم کا بڑا حصہ ۳ ماہ حال کو سومالہ کے حفاظت کیلئے کیپٹن نیل اور ۳۰۰ سپاہی چھوڑ کر دہبہ ملا کے مقابلہ کیلئے روانہ ہوا۔ ۲ ہزار دشمنون نے میجر مک نیل پر قبضہ کیا مگر پسپا کر دیے گئے ۵۰۰ دشمن مقتول ہوئے۔ برٹش فوج کے ۱۰ آدمی مقتول اور ۹ مجروح ہوئے۔

ملکہ روس کو ایک اور لڑکی پیدا ہوئی۔

جاپانی سفیر رپورٹ کرتا ہے کہ کوبلپارٹ اور کوریا مین ۵۰۰ عیسائی تہ تیغ کئے گئے۔

شہنشاہ ولیم نے حکم دیا ہے کہ ایک بڑا اسکواڈرن چین سے واپس آنیوالی جرمن فوج سے مقام جبرالٹر پر ملے اور اپنی حفاظت مین جرمنی تک لے آئے۔

ہمبرگ کا آسٹریا سٹیمر عدن کے قریب ٹیلہ پر چڑھ گیا ہے۔ ملاح تو بچا لئے گئے مگر خوف ہے کہ جہاز بیہ بطور پر برباد ہوگا۔

کل شب کو لندن مین ڈچون کی طرفداری کا ایک جلسہ منعقد ہوا جسمین ایم ساور نے لکچر دیا۔ جنگ کی مخالفت کا قرارنامہ منظور ہوا امن قائم رکھنے کی بہت سی تیاریان کی گئی تہین۔ اور جو جھگڑہ دربان سفر دیئے گئے تہے تاکہ اگر کوئی شخص اس جلسہ مین خلل ڈالنے کی کوشش کرے تو فوراً باہر نکال دیا جائے باہر مخالفین کا بہت بڑا گروہ جمع ہوا تہا۔

ڈچون کی طرفداری مین جو کل جلسہ ہوا تہا اوس کے متعلق مخالفین کی شرارت کے باعث آج پولیس کورٹ مین بہت سے مقدمہ پیش ہوئے تہے۔

لندن ٹائمز کا نامہ نگار بلوم فونٹین سے رپورٹ کرتا ہے کہ آرنج کالونی کے پناہ گزینون کے کیمپ مین ہر قسم کے آرام کا خیال رکہا جاتا ہے۔ ۴۳ ہزار ۰۰۰ ڈچ پناہ گزینون کو ۲۱ کیمپون کے علاوہ ۱۵ ہزار ۵۰۰ دیسیون کے ۹ کیمپ بہی ہین ڈچ اموات کا اوسط ۱۶ ۱۱/۲ ہے۔

چینی فوج پاؤٹنگ فو کے قریب ان چوکیون مین مقیم ہوئی جنہین متفقہ فوج نے خالی کر دیا۔

ساؤتھ افریقہ کے کمیشن نے اپنے رپورٹ مین ظاہر کیا ہے کہ جنگ بدامنی دفع کرنے کے لئے یہان انگریزی رعایا کافی طور پر پہونچ جاویگی تب تک بہت جا ستعد خون بہایا اور مال ضایع کیا اوسکا کوئی نتیجہ نہ نکلیگا مگر اسمین بہی شک نہین کہ یہان اگر مستقل طور پر اچہی پالیسی اختیار کیجاویگی تو تمام جدید ممالک برٹش ہو جاوینگے۔

لارڈ چارلس بیرسفرڈ نے ایک پرائیوٹ خط شایع کیا ہے جس مین گورنمنٹ کو اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ میڈیٹرینین کے اسکواڈرن کی قوت بڑہانے کی

ہز ہائینس بیگم صاحبہ بہوپال نے انتقال کیا (انا للہ وانا الیہ راجعون)

بہوپال کی تخت نشینی کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی صاحبزادی سلطان جہان بیگم گدی نشین کیجاوینگی۔

کل شب کو مدراس بینک کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے جلسہ مین ایک فیصدی سود گہٹایا گیا۔ اب جو فیصدی ہوگا۔

کمشنر قسمت ڈھاکہ نے حکم نافذ کیا جن مدارس مین مسلمان طلبہ نہ ہون سرکاری امداد سے محروم کئے جاوینگے۔

میونسپلٹی کلکتہ ۵۰ لاکھ کا دوسرا قرضہ اور لینا چاہتی ہے سود چار فیصدی قرار پایا۔

بریلی مین جعلی روپیہ بنانیوالے کو بعد تحقیقات دس سال قید ہوئی اسکے ہمراہی کو دو سال قید ہوئی ہے۔

پٹنہ مین وکٹوریہ کالج کے متصل زمین پر ایک میونسپل ہسپتال بنایا جائیگا ایک لاکھ سہزار روپیہ منظور کیا گیا۔

ہندوستان کے توپخانہ کی تقویت کے لئے ہاؤٹزر توپون کی تین باٹریان منگوائین گی تخمینہ لگا رہے ہین۔

لاہور کے متصل موضع نیاز بیگ کی سڑک پر منصور شاہ قتل کیا گیا۔ الف خان ملزم سمجہا گیا جو مع ہمراہیون کے گرفتار ہے۔ دشمنی بوجہ رقابت کے تہی مقتول سوار تہا۔ زخم شدید لگے۔ لاش راہ مین پڑی رہی۔ بعد مین اسپتال مین لے آئے۔

سرحد پر رہند سے قلعہ لاکہارٹ تک سڑک براہ درہ اور سرٹوپ کے درست کرنے کے لئے ۳۰ ہزار منظور کیا گیا۔

دارجیلنگ سے ایک زائد باٹری کوئٹہ مین بہیجی گئی ہے اس کے قیام کیلئے بارکین بنانے کو ۳ لاکہ ۱۰ ہزار منظور ہوا۔

مسٹر بلیکسلے صاحب کمشنر اجمیر کو دیوانہ کتے نے کاٹ کہایا بہر علاج کسولی مین تشریف لائے ہین۔

حضور کمانڈر انچیف بہادر شملہ سے اندرون کوہ کا فری کو تشریف لیگئے۔ چند روز بعد تشریف لاوینگے۔

میونسپلٹی شملہ چاہتی ہے جو گدہ کی گورہ فوج کو پانی بہم پہونچاویگی۔ بشرطیکہ نلکے وہ خود لگوائین۔

مرسٹر مین ہر اتوار کو ہی اوقات کی توپ کے

…ے کا حکم دیا گیا۔

ٹنڈی دل کا بھاری ہجوم بنگال میں پہنچ کر نمودار ہوا۔ جبل پور ناگپور میں بھی عظیم تعداد میں پایا گیا۔

شملہ کے آگے دریائے ستلج کا آویزاں پل ۱۳ ہزار صرف ہوگا جو گورنمنٹ پنجاب و راجہ بشہر … (… گیا) کی مرمت پر گورنمنٹ نے ایک لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ خرچ کیا۔ اب ہر سال … ڈسٹرکٹ بورڈ ۲۳ ہزار روپیہ خرچ کریگا۔

ہندی ٹکسال میں روپیوں کا مسکوک ہونا بند کردیا گیا صرف بعض دیسی ریاستوں کے لئے مصروف کیا جائیگا۔

امرتا بازار پتر کا رقمطراز ہے جالپور میں ایک مقدمہ زنا بالجبر کا دائر ہے اور ملزم ایک یورپین ٹکٹ کلکٹر ہے۔

نواکھالی پولیس کی تحقیقات کے لئے گورنمنٹ بنگال نے دو افسر بھیجے۔ خبر ہے کہ مستغیث شہادتیں کافی پائیں۔ وہاں کی مستورات ایک پولیس سے پرہیز کرتی ہیں۔ اور دیکھ پڑتے تو جھاڑوں سے مارتی ہیں۔

شمالی بنگال ریلوے کے کانیہ سٹیشن پر آگ لگی سٹیشن ماسٹر وغیرہ کی کل املاک تباہ ہوگئی۔

درکت پور (مدیہ) کے پوسٹ ماسٹر نے تار بھیجا کہ پولیس نے جبراً تھیلا کھولا۔ جواب آیا۔ ڈرومت انسپکٹر پولیس کشتبہ تحقیقات کرا رہے ہیں پولیس کے خلاف سنگین الزام ہیں۔

کلکتہ میں انجمن ہمدردی حیوانات نے ماہ مئی میں ۲۳۱۰ داغی جانور (گھوڑے بیل) پکڑے اور ان کے مالکوں پر ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کرایا۔

جنوبی افریقہ کی ضرورت کے لئے اور ۲۵ ہزار گرم کوٹ بمبئی سے بذریعہ جہاز کیپ ٹون کو روانہ کئے گئے ہیں۔

ڈیرہ غازیخان کی حفاظت کا کام ختم ہوگیا تعمیر پوری ہوچکی۔ دریائے انڈس زوروں پر ہے اس کی طاقت زیر امتحان ہے۔

سرحد پنجاب کے جدید صوبہ کے لئے ایک انتظامی میڈیکل افسر کا تقرر منظور کیا گیا ہے۔ انتظام پورا ہوچکا ہے۔

کوہاٹ میں لفٹنٹ کلنگ صاحب کے ایک پٹھان سے ہلاک ہونیکی خبر بالکل غلط نکلی۔

درگائی میں ریلوے کے آخری مقام کی چوکی قلعہ بندی سے محفوظ کیجائیگی۔

چکدرہ میں سوات ندی پر مستقل پل بنانیکا حکم دیا گیا۔ اکتوبر میں کام شروع ہوگا آویزاں پل نہ رہیگا۔

میونسپلٹی کلکتہ نے اپنے ہاں کی جدید مارکٹ میں ضروری اصلاحوں کیلئے ۴۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

نیز بمبئی کے حفاظتی جہاز مگڈالہ و ابی سینیا کی بابت حکم ہوا کہ تیز چلنے والی توپوں سے آراستہ کئے جائیں۔

ضلع شاہپور کے رئیس اعظم ملک عمر حیات خان صاحب کو فوجی منصب لفٹنٹ کا آنریری درجہ عطا ہوا۔

مدناپور میں سکول بازار کے متصل سخت آتشزدگی سے غربا کے ۹۰ جھونپڑے راکھ ہوگئے۔ سینکڑوں غربا بیخانماں ہوگئے۔

… چین سے واپس کی ہوئی … اول پلٹن سکھ کوہاٹ میں ۱۰ دن پنجاب جہلم میں اور ۲۷ ویسی ہی کورنٹین میں رہیگی۔

رنگون کے سپرنٹنڈنٹ دفتر لاٹ صاحب مسٹر وانسپال پر جرم سنگین ثابت ہوا سیشن سے سزائے سخت دیگئی۔ دھوکہ سے رشوت حاصل کرنے کے تین جرم تھے۔ ہر جرم کے لئے ۴-۴ سال قید۔ کل ۱۲ سال قید اور پانسو روپیہ جرمانہ ہوا۔

ہفتہ گذشتہ کے سخت طوفان کے باعث ریلوے کو نقصان پہونچا اس لئے پنجاب میں ڈاک کو سرحد اٹھانا پڑا۔

رنگون میں جو دو فوج کے قبائل کے معالجہ کے لئے ایک خاص ہسپتال تعمیر کرنا منظور کیا گیا۔

گورنمنٹ انڈیا نے حکم دیا قلعہ منگر کی غرض کا مرمت کیجائے اس پر ۳۰ ہزار خرچ کیا جائیگا۔

چین سے واپس شدہ مجرب بریلی ڈیرہ … میں امتحان کئے جائینگے۔

دربار لیشانہ ان دنوں جوناگڈھ میں تشریف فرما ہیں نواب صاحب کے معزز مہمان ہیں۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۶ر جون	۱۳	۷	۹۰
۱۷ر "	۹	۵	۸۷
۱۸ر "	۸	۳	۸۵
۱۹ر "	۱۰	۱۱	۱۰۰
۲۰ر "	۹	۵	۸۳
۲۱ر "	۹	۷	۱۰۱
۲۲ر "	۷	۱۲	۹۹

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا